[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 9.S.C.R

ازعدالت عظمی

ویمولہ سیویہ نائیڈو

بنام

اسٹیٹ آف اے پی اور دیگر

28 نومبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

اے۔پی۔ریونیو ریکوری ایکٹ، 1894:

دفعہ 5 — کوتاہی — کون ہے — مشترکہ خاندانی جائیداد — حکومت کے واجب الادا قرض کی وصولی کے لیے زمین کی فروخت — جواز — مشترکہ خاندان کے S اور R ممبران — ایک رہن کے تحت S کی طرف سے حکومت سے معاہدہ کیا گیا قرض — تقسیم کے وقت R کو زیادہ حصہ دیا گیا تھا کیونکہ اس نے مشترکہ خاندانی جائیدادوں پر تمام ذمہ داریاں ادا کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا جس میں S کی طرف سے معاہدہ شدہ قرض بھی شامل تھا — حکومت کی ادائیگی میں کوتاہی قرض — قرض کی وصولی کے لئے زمین کی نیلامی فروخت — اپیل کنندہ نے نیلامی میں زمین خریدی — فروخت کو ایک طرف رکھنے کے لئے آر کی طرف سے قائم کردہ مقدمہ — ٹرائل کورٹ کی طرف سے خارج کرنا اور فرسٹ اپیل کورٹ کی طرف سے توثیق — ہائی کورٹ کی طرف سے فیصلہ کردہ اپیل کی دعوی پر — اپیل کی طرف سے نیلامی خریدار — منعقد، آر دفعہ 5 کے مقصد کے لئے کوتائی ہے — لفظ کوتائی اس شخص کو ظاہر کرتا ہے جو قرض ادا کرنے کا ذمہ دار ہے کیونکہ مشترکہ خاندان کی جائیداد کو ایس کے ذریعہ لئے گئے قرض کی وصولی کے لئے حکومت کو فرض کیا گیا تھا اور R نے S کی طرف سے لیے گئے قرض کو چھڑانے کا بیڑا اٹھایا تھا اور تقسیم مذکورہ بالا معاہدے کے تحت تھی، جائیداد اس پر کیے گئے قرض کی وصولی کے لیے آگے بڑھنے کے لیے ذمہ دار تھی — نیلامی کی فروخت قانون کے مطابق تھی — فروخت کا سرٹیفکیٹ پابند ہے آر۔

چیترتی سری رام مورتی اور دیگر بنام آفیشل ریسیور کرشنا اور دیگر (1957) 1 اے ڈبلیو آر 216، حوالہ دیا گیا۔

سی دھن لکشمی امال بنام انکم ٹیکس آفیسر، مدراس، 31 آئی ٹی آر 460، ممتاز۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1981: کی دیوانی اپیل نمبر 721۔

1977 کے ایس اے نمبر 632 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے 28.2.79 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے اے وی رنگم اور اے رنگا نادھن :

جواب دہندگان کے لیے کے رام کمار اور اے سبّا راؤ

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اپیل کنندہ نیلور ضلع کے پیڈ ڈیا سمودرم گاؤں میں 5.86 ایکڑ اراضی کا نیلامی خریدار ہے۔ مذکورہ زمین کو 2 نومبر 1967 کو حکومت کے واجب الادا قرض کی ادائیگی کے لیے مدعا علیہ کے رادھا کرشنیا کے بھائی کے سنکرایا سے فروخت کے لیے لایا گیا تھا۔ اپیل کنندہ نے مذکورہ نیلامی میں وہی خریدا تھا۔ انہیں 30 اپریل 1969 کو اقتباس B-1 کے تحت فروختی سرٹیفکیٹ دیا گیا۔ بعد میں، دوسرے مدعا علیہ، رادھا کرشنیا نے فروخت کو الگ کرنے کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ ٹرائل عدالت نے مقدمہ خارج کر دیا۔ اپیل پر ضلع جج نے اس کی تصدیق کی۔ دوسری اپیل نمبر 632 / 77 میں 28 فروری 1979 کے فیصلے اور فرمان کے ذریعے، آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج نے مقدمے کا فیصلہ سنایا۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ کے سنکرایا، مقروض اور دوسرا مدعا دار مشترکہ خاندان کے افراد ہیں۔ 28 جولائی 1954 کی تقسیم میں اقتباس بی– 13 کے تحت، رادھا کرشنیا کو زیادہ حصہ دیا گیا تھا کیونکہ اس نے مشترکہ خاندانی جائیدادوں پر تمام واجبات بشمول سنکرایا کے ذریعے حکومت سے رہن کے تحت کرائے گئے قرض کو ادا کرنے کا کام سنبھالا تھا۔ دوسرے مدعا علیہ کی طرف سے اٹھائی گئی دلیل، جسے عدالت عالیہ نے قابل قبول پایا، یہ تھی کہ چونکہ وہ اے پی ریونیو ریکوری ایکٹ، 1894 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کی دفعہ 5 کے معنی میں نادہندہ نہیں تھا، اس لیے مدعا علیہ کی جائیداد کو فروخت نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس کی حمایت میں، فاضل جج نے چیترتی سری رام مورتی اور دیگر بنام آفیشل ریسیور کرشنا اور دیگر (1957) 1 اے ڈبلیو آر 216 میں اس عدالت ایک اور فیصلے پر بھروسہ کیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ: کیا عدالت عالیہ کا نظریہ قانونی طور پر درست ہے؟ فاضل ضلع جج نے ایک نتیجہ ریکارڈ کیا، جسے عدالت عالیہ نے بھی قبول کرلیا، کہ یہ جائیدادیں مشترکہ خاندانی جائیدادیں ہیں جو سنکرایا کے ذریعے قرض قابل کرنے کے لیے حکومت کو دی گئی ہیں۔ دوسرے نے اقتباس بی– 13 کے تحت جواب دیا کہ اس نے تقسیم میں اسے مختص کی گئی دعوی گوشوارہ جائیداد سمیت زیادہ تر جائیدادیں "حکومت سے حاصل کردہ قرض سمیت سابقہ مشترکہ خاندان کی تمام واجبات کو ادا کرنے" کے عہد نامے کے ساتھ لی تھیں۔ اس طرح سوال پیدا ہوتا ہے: کیا دوسرا مدعا علیہ ایکٹ کے دفعہ 5 کے معنی میں نادہندہ ہے؟ دفعہ 5 اس طرح پڑھتا ہے :

"جب بھی محصول بقایا ہو سکتا ہے تو کلکٹر یا اس طرف سے کلکٹر کے ذریعے اختیار کردہ دوسرے افسر کے لیے واجب الادا وصول کرنے کے لیے آگے بڑھنا جائز ہوگا، سود اور عمل کے اخراجات کے اندر مل کر نادہندہ کی متحرک اور غیر منقولہ جائیداد کی فروخت کے ذریعے، یا نادہندہ کے شخص کے خلاف اس کے بعد فراہم کردہ طریقے سے اجرائی دے کر۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ نادہندہ کا لفظ اس شخص کی طرف اشارہ کرتا ہے جو قرض ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ مشترکہ خاندانی جائیداد کو کے سنکرایا کی طرف سے لیے گئے قرض کی وصولی کے لیے حکومت کے حوالے کیا گیا تھا اور دوسرے مدعا علیہ نے سنکرایا

کی طرف سے لیے گئے قرض کو چھڑانے کا کام شروع کیا تھا اور تقسیم مذکورہ بالا وعدے کے تابع تھی، جائیداد اس پر معاہدہ شدہ قرض کی وصولی کے لیے آگے بڑھنے کے لیے ذمہ دار ہے۔ نتیجے کے طور پر، دوسرا مدعا علیہ ایکٹ کے دفعہ 5 کے مقصد کے لیے نادہندہ ہے۔

دوسرے مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل شری اے سبّا راؤ نے دلیل دی کہ لفظ کوتائی کو وہ شخص قابل جائے گا جس نے ذمہ داری قبول کی ہے۔ اگرچہ رادھا کرشنیا نے دفعہ 5 کے مقصد کے لیے اقتباس بی–13 کے تحت ذمہ داری کو کم لیا تھا، لیکن اسے کوتائی نہیں سمجھا جا سکتا، لیکن آر سنکرایا کوتائی تھا؛ اس لیے، تقسیم کے وقت مدعا علیہ کے پاس جو جائیداد تھی وہ فروخت کرنے کے لیے ذمہ دار نہیں ہے۔ اس کی حمایت میں، قابل وکیل نے سی دھن لکشمی امال بنام انکم ٹیکس آفیسر، مدراس 31 آئی ٹی آر 460 میں مدراس عدالت عالیہ کے فیصلے پر انحصار کیا۔ اس میں موجود حقائق یہ ہیں کہ اس میں درخواست گزار کا شوہر انکم ٹیکس کے بقایا جات کا نادہندہ تھا۔ جائیداد اس کی بیوی کی تھی جس کے خلاف ٹیکس دہندہ کی طرف سے واجب الادا انکم ٹیکس کی وصولی کے لیے کارروائی کی کوشش کی گئی تھی، اس بنیاد پر کہ بیوی صرف ایک بے نامیدار ہے اور جائیداد کا اصل مالک شوہر، نادہندہ تھا۔ مدراس عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا تھا کہ چونکہ شوہر نادہندہ ہے، اس لیے جائیداد پر فوری کارروائی نہیں کی جا سکتی کیونکہ وہ بیوی کے نام پر ہے، جب تک کہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مناسب اقدامات نہ کیے جائیں کہ بیوی صرف ایک بے نامیدار ہے اور جائیداد کا اصل مالک شوہر ہے۔ ہمیں مدراس عدالت عالیہ کے نقطہ نظر کی درستگی پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس میں موجود حقائق اس معاملے کے حقائق سے بالکل مختلف ہیں۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ جو جائیداد حکومت کے واجب الادا قرض کی وصولی کے لیے پیش کی جاتی ہے وہ مشترکہ خاندانی جائیداد ہے جو سنکرایا کے واجب الادا قرض پر وصول کی جاتی ہے۔ مدعا علیہ–رادھا کرشنیا نے اقتباس بی–13 کے تحت ذمہ داری کو نبھانے کے لیے کم لیا تھا۔ لہٰذا، اس نے دفعہ 5 کے تحت نادہندہ کے طور پر ذمہ داری قبول کی۔ نتیجتاً، جائیداد پر کارروائی کی جا سکتی ہے کیونکہ اس نے اس ذمہ داری کو ادا نہیں کیا تھا۔ اس لیے 2 نومبر 1967 کو کی گئی فروخت ایکٹ توضیعات کے مطابق ہے۔ فروخت کا سرٹیفکیٹ قانونی اور درست تھا۔ اس کے مطابق، نمائش. بی–1، 30 اپریل 1961 کا فروختی سرٹیفکیٹ دوسرے مدعا علیہ کو پابند کرتا ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی منظوری ہے۔ عدالت عالیہ کے فیصلے اور ڈگری کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ مقدمہ خارج کر دیا جاتا ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

ٹی۔این۔اے

اپیل منظوری کی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document